ندیم (گیا) ۱۹۳۱ء – ۱۹۳۵ء سے انتخاب – ۲
نام نیک رفتگاں ضائع مکن
تاریخ بہار
چند مقالات
خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

فہرست

فصیح الدین بلخی

منیر و بہار میں مسلمانوں کی آمد

صوبہ بہار میں اسلامی حکومت کا آغاز محمد بن بختیار خلجی کی فتوحات سے ہوا۔ لیکن بعض واقعات سے ثابت ہوتا ہے، کہ محمد بن بختیار سے پہلے مسلمانوں نے یہاں قدم جمانا شروع کر دیا تھا

مقامی روایات کے مطابق "منیر" (منیر) کو اول اول سلطان محمود غزنوی کے سپاہیوں نے فتح کیا۔ محمود غزنوی کی تاریخوں میں کوئی ایسا واقعہ پایا نہیں جاتا، لیکن ہندوستان پر اس نے جتنے حملے کئے ہر ایک کی مفصل کیفیت بھی کسی تاریخ میں مذکور نہیں اور اس سلطان کی زندگی کے حالات میں جو کتاب عنصری اور فردوسی نے لکھی تھی، ہمارے زمانہ سے دو سو برس قبل نایاب ہو چکی تھی[1]، تاہم تاریخ سالار مسعود غازی سے ظاہر ہوتا ہے کہ محمود غزنوی کے انتقال سے دو ایک برس پہلے اس کا ایک لشکر اس کے ایک بھانجے سالار مسعود غازی کے تحت میں ہندوستان آیا۔ سالار مسعود نے مقام ستر کھ میں قیام کر کے مشرقی علاقوں پر چڑھائی کی، اکثر راجاؤں نے متحد ہو کر مقابلہ کیا، لیکن ان میں بعض ایسے تھے، جو پہلے سے سلطان محمود سے ربط رکھتے تھے، اور بعض کو گمان تھا کہ ایک لشکر گراں مسعود کی کمک کے لئے غزنین سے روانہ ہوا چاہتا ہے، بہرحال مسعود نے اکثر راجاؤں کو شکست دے کر ان کی متحدہ طاقت کا استیصال کیا، لیکن بالآخر خود بھی مقتول ہو کر بہرائچ میں مدفون ہوا، اس کے بعد تقریباً ایک سو ساٹھ برس تک سلاطین غزنین کا کوئی لشکر ادھر نہ آیا۔ سالار مسعود کے لشکر کا اطراف بنارس تک آنا صریح طور پر مذکور ہے، اور یہ بھی لکھا ہے کہ تمام اطراف میں کمتر کوئی مقام ہوگا، جہاں ان سپاہیوں نے جنگ نہ کی ہو، سالار مسعود کے بعد اس گروہ کے پس ماندہ افراد مختلف اطراف میں منتشر ہو کر رہ گئے[2]۔

جن جن مقاموں میں مسعود غازی کے سپاہیوں نے جنگ کی، اور مقتول ہو کر مدفون ہوئے، عام طور پر گنج شہیداں کے نام سے مشہور ہیں، اطراف گڑھ مانکپور، غازی پور، سیوان (ضلع سارن) کے علاوہ خاص قصبہ منیر میں بھی ایسی جگہ موجود ہے، جہاں اس واقعہ کی یادگار میں سالانہ میلا ہوا کرتا ہے، جو غازی میاں کے میلے کے نام سے مشہور ہے۔

منیر کے مخدوم زادوں کے سفینوں سے پایا جاتا ہے، کہ سنہ ۵۷۶ھ (سنہ ۱۱۸۰ء) میں حضرت تاج فقیہ اور قطب سالار

[1] کپتان ولیم نیولیس (W. NASSAU LESS L.L.D) نے ۱۸۶۴ء میں طبقات ناصری کی اشاعت کے متعلق دیباچہ میں لکھا ہے کہ اب سے ایک صدی قبل تک عنصری اور فردوسی کی لکھی ہوئی سلطان محمود کی لائف اس ملک میں پائی گئی تھی۔ [2] اس کی خلاصہ تاریخ سالار مسعود غازی صفحہ ۵ تا ۱۲ اور مزید تحقیقات کے لئے مرآت مسعودی اور تاریخ ملا محمود غزنوی دیکھنا چاہیئے، منیر میں بڑی درگاہ کے احاطہ میں ایک قبر کو لوگ سلطان محمود غزنوی کے کسی عزیز تاج الدین کی خانقاہ (شاید خواندگاہ ہو) کی قبر بتاتے، لیکن اس کی تحقیق محال ہے ۱۲۔

راجہ منیر کو شکست دیکر منیر پر قبضہ کیا۔ قطب سالار کا مزار منیر سے دو میل پورب موضع ہدادان میں مسجد کے پس پشت میدان میں واقع ہے، اس جنگ میں جو مسلمان شریک تھے، ان میں پچیس آدمیوں کے نام بھی سفینوں میں مذکور ہیں، اور اس فتح کی تاریخ حسب ذیل ہے:۔

یافت چوں بر راجہ منیر ظفر	داد امام از دین جہانے رانوی
ہست منقول از بزرگاں سلف	سال آں "دین محمد شد قوی" ۵۷۶

ان سفینوں کے رو سے حضرت تاج فقیہ اور قطب سالار کے آنے سے پہلے ایک مسلمان مومن عارف نامی منیر میں رہتا تھا، جس کو راجہ منیر سے سخت ایذائیں پہنچی تھیں، مومن عارف نے تنگ آکر مدینہ کی راہ لی، اور وہاں جاکر حضرت تاج فقیہ کو اپنا ماجرا کہہ سنایا۔ حضرت تاج فقیہ جن کا اصل وطن خلیل الرحمٰن[۲] (ہیبرون Hebron) تھا ایک گروہ کو ساتھ لیکر غزنیں ہوتے ہوئے منیر پہنچے، اور راجہ منیر سے جنگ کرکے منیر پر قابض ہوئے"۔

بہرحال اس زمانہ میں مومن عارف یا کسی مسلمان کا باشندۂ منیر ہونا اس طور پر قرین قیاس ہوسکتا ہے، کہ مسعود غازی کے ساتھیوں میں سے کسی نے منیر آکر سکونت اختیار کرلی تھی۔ اور اسی کی نسل میں مومن عارف تاج فقیہ اور قطب سالار کے زمانہ میں منیر کا باشندہ تھا۔ تاریخ آئینہ اودھ (صفحہ ۱۵۳) میں مذکور ہے، کہ خواجہ عماد خلجی جو سالار مسعود کے ہم جد تھے، اور محاربہ مجاہدانہ سالار مسعود میں شریک تھے، ان کی اولاد بہرائچ میں اب تک موجود ہے۔ اس بیان سے بھی اس خیال کی تائید ہوتی ہے۔

منیر کے رہنے والے ایک برہمن رجھان گیر نامی نے ایک دعویٰ کے ثبوت میں عدالت میں ایک تانبے کی تختی پیش کی جسکے رو سے قنوج کے راجہ گوبند چندر نے پٹالہ (یعنی پرگنہ) منیر میں پڈلی نامی ایک موضع ایک برہمن کو عطا کیا، اس لوح پر جو سنہ درج ہے، حساب کے رو سے سنہ ۱۱۲۶ء کے موافق ہوتا ہے، اور اس میں یہ فرمان درج ہے، کہ اس حکم کے مطابق تمام مطالبات مع مالگذاری تجارتی محصول اور ترکوں کا محصول (غالباً جزیہ مراد ہوگا) جو تا حال تم ادا کرتے آئے ہو ادا کرنا"[۳]

اس لوح کے رو سے سنہ ۱۱۲۶ء کے قبل سے ترک لوگ علاقہ منیر میں مالگذاری یا محصول (یا جزیہ) وصول کرتے تھے، اور یہ زمانہ محمد بن بختیار خلجی کی فتح سے چھیاسٹھ برس قبل کا ہے، لہذا اس کتبہ کے اعتبار سے بھی راقم کے بیان کی تائید ہوتی ہے۔

سلاطین غزنویہ کے عہد میں ایک مسلمان سیاح کا اس طرف سے گذرنا ایک اور روایت سے بھی دریافت ہوا ہے

---

[۱] وسیلۂ شرف مولفہ شاہ فرزند علی صوفی صفحہ ۸۰ تذکرۃ الکرام مولفہ شاہ کبیر الدین احمد صفحہ ۷۶،۴۴ و آثار شرف مولفہ قاضی سید نور الحسن صفحہ ۶۶ - آخر الذکر کتاب میں مومن عارف کے بعد ملایک کا اضافہ بھی ہے۔ ممکن ہے مومن عارف بجائے نام کے لقب ہو ۱۲۔ [۲] مولف وسیلۂ شرف نے اس کو بیت المقدس کا ایک محلہ قیاس کیا ہے لیکن حقیقتاً یہ جگہ بیت المقدس سے تین میل کے فاصلہ پر ہے اور مشہور زیارت گاہ ہے۔ ۱۲ [۳] اصل عبارت مع انگریزی ترجمہ سنہ ۱۹۱۶ء میں جرنل، بہار و اڑیسہ ریسرچ سوسائٹی جلد ۲ میں شائع ہوچکا ہے۔ ۱۲

جو اس موقع پر تاریخ آئینہ اودھ صفحہ (۱۵۳) کے حوالہ سے مختصراً نقل کی جاتی ہے ۔

"تذکرہ محاربہ مجاہدانہ امیر کبیر سید قطب الدین محمد مدنی جو عربی میں ہے، اور وہ کتب خانہ اولاد سید فضل اللہ گوشائیں محلہ بارہ دری منہلات بہار سے ملا تھا۔ ملخص اس کا یہ ہے، کہ امیر کبیر موصوف حج کر کے جدہ جہاز پر خلیج بنگالہ ہو کر اس ملک میں داخل ہوئے اور براہ خشکی افغانستان ہو کر وطن جانے کے عزم سے کڑہ مانک کی طرف روانہ ہوئے، راہ میں ہندوؤں نے پیچھا کیا کہ کہیں ٹھہرنے نہ دیا۔ اور سخت ایذا پہنچائی، بالآخر کسی طرح براہ خشکی مدینہ واپس ہوئے، اور وہاں سے بعض مریدوں کے ساتھ پھر بادشاہ غزنی کے پاس آئے اور شاہی فوج کی معیت میں دوبارہ ہندوستان آکر نواح دہلی میں مقیم ہوئے۔"

۵۷۶ھ میں حضرت تاج فقیہ کا منیر فتح کرنا جو اوپر مذکور ہوا، تاریخی طور پر بالکل صحیح ثابت ہوتا ہے۔ اسلئے کہ تاج فقیہ مخدوم یحییٰ منیری پدر مخدوم شرف الدین منیری کی ولادت ۶۶۱ھ میں ہوئی، اس لئے ان سے اوپر تین پشتوں (یعنی مخدوم یحییٰ ابن اسرائیل ابن تاج فقیہ) کے لئے پچاسی برس کی مدت قرین قیاس اور صحیح معلوم ہوتی ہے، بہرحال طبقات ناصری (صفحہ ۱۲۰) کے رو سے سلطان شہاب الدین غوری نے بنارس تک فتح کیا، اور تاریخ فرشتہ (جلد اصفحہ ۵۹) میں مذکور ہے کہ اس سلطان نے "تابلاد بنگالہ" فتح کر لیا۔

اختیار الدین محمد بن بختیار خلجی

(۵۹۰ھ تا ۶۰۲ھ = ۱۱۹۳ء تا ۱۲۰۴ء)

پہلا شخص جس نے بہار و بنگالہ میں اسلامی حکومت قائم کی اختیار الدین محمد بن بختیار خلجی تھا محمد بن بختیار خلج و غور و ... بلاد گرمسیر کے اکابر میں تھا، تلاش منصب میں اول سلطان معز الدین سام (شہاب الدین غوری) کے پاس غزنی کر حاضر ہوا، پھر وہاں سے دہلی چلا آیا، لیکن یہاں بھی حسب خواہ کام نہ بننے پر سپہ سالار ہزبر الدین حسن ادب کی خدمت میں بداؤں پہنچا، پھر کچھ عرصہ کے بعد یہاں سے اودھ کی طرف آکر ملک حسام الدین اغلبک کا ملازم ہوا، اسی اثنا میں محمد بن بختیار نے گھوڑے اور ہتھیار فراہم کئے اور سلطان معز الدین سام کے مفتوحہ ممالک سے مقام سہلت و سہلی میں (مرزا پور کے قریب) جاگیر بھی حاصل کر لی، اور یہیں سے منیر و بہار پر ایلغار کر کے مال غنیمت حاصل کرتا رہا۔[1]

اسی زمانہ میں غور و خراسان و غزنی و مرو سے ایک جماعت ہندوستان آکر پراگندہ ہو رہی تھی، محمد بن بختیار کی شہرت سن کر اس کے پاس فراہم ہوئی، اور محمد بن بختیار کو بھی ان کے آنے سے بڑی تقویت ہوئی، رفتہ رفتہ سلطان قطب الدین ایبک کو اس کی

---

[1] طبقات ناصری صفحہ ۱۴۷۔ [2] تاریخ فرشتہ۔ صفحہ ۲۹۵

شہرت کا حال معلوم ہوا، سلطان نے اس کو اپنے پاس بلوا کر بڑی عزت کی۔ اس عرصہ میں بہار و بنگالہ میں لوگوں کے دلوں میں محمد بن بختیار کی جلادت کا رعب بیٹھ گیا تھا۔ دو ایک برس اطراف منیر و بہار پر اچانک حملے کرنے کے بعد محمد بن بختیار نے حصار بہار کو فتح کر لینے کا تہیہ کر لیا۔ اور دو سو سواروں کو ساتھ لیکر نہایت دلیری، بہادری سے جنگ کر کے قلعہ بہار پر قبضہ کر لیا۔ یہاں کا راجہ اندرمن دیو پال بھاگ کر روپوش ہو گیا۔

طبقات ناصری کے مطابق اس وقت بہار کے اکثر باشندے "سر منڈے برہمن" (یعنی بودھ دھرم کے راہب) تھے جو معرکہ میں قتل ہوئے۔ مسلمانوں نے دیہاروں میں بہت سی کتابیں پائیں، اور بعض گروہ کو طلب کر کے ان کے مطالب کی تحقیق چاہی لیکن راہب قتل ہو چکے تھے، اس لئے کوئی ان کا مضمون نہ بتا سکا۔

فتح کے بعد محمد بن بختیار مال غنیمت لے کر سلطان قطب الدین ایبک کے پاس حاضر ہوا۔ لیکن درباریوں نے حسد کر کے سلطان کو اس کی بہادری کا امتحان لینے پر آمادہ کیا۔ محمد بن بختیار نے ایک فیل مست سے مقابلہ کر کے گرز کی ایک ہی زد میں فیل کو بھگا دیا۔ سلطان نے خوش ہو کر اس کو انعام سے سرفراز کیا، اور درباریوں سے بھی انعام دلوائے۔ محمد بن بختیار نے تمام انعام کو اسی جلسہ میں تقسیم کر دیا، اور پھر بہار واپس آ کر کچھ مدت کے بعد ایک لشکر فراہم کر کے شہر ندیا (بنگالہ) پر چڑھائی کی، اور سین خاندان کے راجہ "لکھمنیہ" (لکھمن سین) کو شکست دے کر بنگالہ پر قبضہ کر لیا، اور شہر لکھنوتی (گوڑ) کو اپنا دارالسلطنت بنا کر سلطان دہلی کا سکہ و خطبہ جاری کر کے تمام علاقوں میں مسجدیں، مدرسے، خانقاہیں، سرائیں اور سڑکیں بنوائیں، اور بعض مال غنیمت سلطان کے پاس روانہ کیا۔

منہاج الدین سراج مولف طبقات ناصری لکھتا ہے کہ "بہار کی فتح کے وقت جب محمد بن بختیار قوت و دلیری سے دروازۂ حصار تک پہنچا۔ اہل فرغانہ سے دو فہمیدہ شخص جن کے نام نظام الدین و صمصام الدین تھے (اور آپس میں بھائی تھے) اس معرکہ میں محمد بن بختیار کے ساتھ تھے۔ انہیں میں سے صمصام الدین نے فتح بہار کا چشم دید واقعہ سنہ ٦٤١ھ میں لکھنوتی میں خود مجھ سے بیان کیا۔"

بنگالہ کی فتح کے چند سال بعد محمد بن بختیار نے کوچ بہار کی راہ سے ملک تبت پر چڑھائی کی۔ یہی پہلا شخص معلوم ہوتا ہے جس نے اس راہ سے تبت پر فوج کشی کی۔ اس مہم میں بعض وجوہات سے اس کو سخت ہزیمت ہوئی، دس ہزار آدمیوں میں سے بمشکل سو سوا سو سوار سلامتی کے ساتھ واپس آئے۔ محمد بن بختیار کی واپسی پر خلجیوں کی عورتیں اور لڑکے جن کے قرابت مند قتل ہوئے تھے، محمد بن بختیار کو سر راہ گالیاں اور بددعائیں دیتی تھیں اور اسی صدمہ سے بیمار ہو کر اس نے سنہ ۶۰۲ھ میں انتقال کیا۔١ مرنے سے

١۔ تاریخ فرشتہ جلد ۲ صفحہ ۴۹۴ میں لکھا ہے کہ اس کا جنازہ بہار میں لا کر دفن کیا گیا، لیکن طبقات ناصری میں مدفن کا کوئی ذکر نہیں۔

پہلے کہا کرتا تھا، کہ شاید ملک حسام الدین اغلبک پر کوئی حادثہ ہوا جو اقبال نے میرا ساتھ چھوڑ دیا ہے، واقعی انھیں دنوں میں ملک مذکور قتل ہوا تھا۔

طبقات ناصری میں ایک اور روایت یہ لکھی ہے کہ محمد بن بختیار کا ایک سردار علی مردان خلجی اپنی جاگیر سے دیو کوٹ آیا۔ اور محمد بن بختیار کے مکان میں جہاں تین دنوں سے کوئی اس کو دیکھنے نہ گیا تھا، داخل ہو کر اس نے اس کے منہ سے چادر اٹھائی، اور خنجر سے اس کا کام تمام کیا۔"

محمد بن بختیار کی جسمانی ہیئت بھی غیر معمولی تھی، اس کے ہاتھ اس قدر لانبے تھے کہ کھڑا ہو کر ہاتھ چھوڑ دیتا تھا، تو انگلیاں گھٹنوں کے نیچے تک پہنچ جاتیں۔ رائے لکھمن سن کو برہمنوں نے پیشین گوئی کر کے ڈرا دیا تھا، کہ اسی ہیئت کا ترک اس کی حکومت کا خاتمہ کرے گا۔ ؎

(ندیم، بہار نمبر ۱۹۳۵ء)